FEMALE COMPANIONS AND THE LOVE OF THE PROPHET

صحابیاتؓ اور حب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Khawar Sultana, Associate Professor, Lahore College for women University, Lahore. dr.khawarsultana@gmail.com Ph#. 03017875751
Farhat Aziz, Associate Professor, Lahore College for Women University, Lahore. farhatf77@gmail.com Ph#. 03004908961

ABSTRACT: The Last Prophet Muhammad (SAW) is the most beloved personality in the Universe. ALLAH Almighty Himself sends blessings to him. Companions the most dignified nobilities also Loved a lot to the Holy Prophet (SAW) so, they tried their best to mold themselves according to the will of Muhammad which was in fact ALLAH's will and they are successful in this world and Futurity. This research paper tries to explore the stories of love with the holy Prophet.
KEYWORDS: Female companions, The Holy Prophet’s companion, love of companion.

اطاعت اتباع اور حُب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مومن اور مومنہ کا گراں بہا مایہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد جو ذات ہماری محبت، اطاعت اور اتباع کی مستحق ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس ہے۔ رب کائنات نے بھی تمام محبتوں کا ذکر کرتے ہوئے اپنی اور اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے غلبے کو بالوضاحت بیان کیا ہے۔ قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَ اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَهَا وَ مَسٰکِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِیْ سَبِیْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔([1]) فرما دیجئے تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارے خاندان اور مال جو تم نے کمایا اور تجارت جس کے جانے کا تمہیں اندیشہ ہے اور مکانات جو تمہیں پسند ہیں اگر یہ ساری چیزیں تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکی راہ میں جہاد سے زیادہ عزیز ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ صادر کردے اور فاسقوں کو اللہ ہدایت نہیں دیتا۔

حضرت انسؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں :لا یومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین۔ ([2]) تم میں سے کوئی (کامل) مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ حضرت انسؓ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلاوت ایمان کی شرائط بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ (ثلاث من کان فیہ وجدبھن حلاوۃ الایمان، من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مماسواھا---)([3]) تین چیزیں جس میں ہونگی وہ ایمان کی حلاوت پائے گا وہ جس کو اللہ اور اسکا رسول ہر چیز سے محبوب تر ہو۔ دنیا میں عموماً ہم اس چیز سے محبت کرتے ہیں جسکی خوبصورتی ہمیں متاثر کرتی ہے بعض دفعہ یہ قلبی میلان باطنی خوبیوں کی وجہ سے ہوتا ہے اور بعض اوقات کسی کا احسان ہمیں اسکی محبت میں مبتلا کر دیتا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک میں محبت کے یہ جملہ اسباب بدرجہ اتم موجود ہیں۔ امام قسطلانی لکھتے ہیں" :(واذا کان المر یحب غیرہ علی ما فیہ من صور جمیلۃ وسیرۃ حمیدۃ، فکیف بھذا النبی الکریم والرسول العظیم الجامع المحاسن والتکریم--- فقد اخرجنا اللہ بہ من ظلمات الکفرالی

نور الایمان وخلصنابہ من نار الجھل الی جنات المعارف والایقان")[4] یقیناً کفر کے اندھیروں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لانے والی، جہالت کی آگ سے خلاصی دِلا کر علم ویقین کی دولت سے نوازنے والی ذات ہی ہماری تمامتر محبت کی مستحق ہے۔ قاضی عیاض بھی اسی کی تائید کرتے ہیں۔" ان وجوہات کی بناپر آپؐ اس بات کے مستحق ہیں کہ آپ سے شرعاً محبت کی جائے۔۔۔انسانی فطرت کی بناپر آپؐ امت کی محبت کے مستحق ہیں کیونکہ آپکے احسانات عام ہیں"[5] امام نووی آپکو مجموعہ ظاہری جمال و باطنی فضائل و کمالات قرار دینے کے بعد آپکے احسانات کی مزید وضاحت فرماتے ہیں۔"تمام مسلمانوں پر آپکا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ نے انہیں صراطِ مستقیم پر چلایا۔ جنت کی ابدی نعمتوں کا مستحق ٹھہرایااور جہنم کی آگ سے دور کرایا۔" [6]

صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کو آپسے والہانہ عشق تھااور آپسے بڑھ کر انہیں دنیامیں کوئی شے محبوب نہ تھی۔ ازواجِ مطہراتؓ اور حُبِ رسول اکرم ﷺ صحابیاتؓ میں سرِ فہرست ازواجِ مطہراتؓ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کی پہلی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہؓ کی آپکے ساتھ والہانہ محبت کسی سے پوشیدہ نہیں۔رسول اللہ ﷺ کی زوجیت میں آنے کے بعد سیدہ خدیجہؓ نے اپنا سارا مال واسباب آپکے قدموں میں ڈھیر کر کے آپکو فکرِ معاش سے آزاد کر دیا۔بعثت کے بعد انہوں نے ہمیشہ آپکی تشفی ودلجمعی کی اور اپنی وفاشعاری ومحبت سے قدم قدم پر آپکی ڈھارس بندھائی، خلوص ومحبت سے آپکے دل کو تسکین دی اور آپپر اپنی تمام تر چاہتیں نچھاور کر دیں۔

حسین عبداللہ لکھتے ہیں" :فکانت خدیجۃ، اعظم امراۃ عقلاً و درایۃ وحلماً و حکمۃً وصبرۃً وارادۃً، کانت لرسول اللہ وزیرۃ، وصدیقہ و مشیرۃ، وانسیۃ، فقد واسعۃ بمالھا وعطفت علیہ بکلیتھا وجزئیتھا" [7] حضرت خدیجہؓ الکبریٰ عقل، درایت، حلم، دانش، صبر و جرات اور ارادے کی پختگی کے اعتبار سے عظیم خاتون تھیں۔وہ رسول اللہ ﷺ کی وزیر تھیں اور دوست بھی، مشیر بھی تھیں اور مونس و غمخوار بھی، انہوں نے اپنے مال سے رسول اللہ ﷺ کو فراخی بخشی وہ کُلی اور جزوی اعتبار سے رسول اللہ ﷺ پر مہربان تھیں۔حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد جب حضرت سودہؓ سے آپ نے نکاح کیاانہیں بھی رسول اللہ ﷺ سے والہانہ پیار تھا۔اسی پیار کی وجہ سے انہوں نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی اور بارگاہِ رسالت میں عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ! میں اپنی باری کا دن عائشہؓ کو دیتی ہوں۔ [8]

حضرت زینبؓ بنت جحش کے بارے میں جب سورۂ احزاب کی آیات نازل ہوئیں جس سے ظاہر ہوا کہ انکا نکاح اللہ تعالیٰ نے آسمان پر حضرت محمد ﷺ کے ساتھ کروادیاہے تو رسول اللہ ﷺ نے یہ خوشخبری سیدہ زینبؓ کو بھجوائی۔ان کو اس سے بڑھ کر کوئی خوشی نہ تھی۔انہوں نے پیغام خوشخبری لانے والی خادمہ سلمیٰ کو اپنی قیمتی پازیبیں اتار کر دے دیں پھر شکرانے کے طور پر سجدے میں گر گئیں اور پھر مزید شکرِ الٰہی کے لیے دو ماہ کے نفلی روزے رکھنے کی منت مان لی۔[9]

۶ھ میں رسول اللہ ﷺ نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کو اپنا وکیل مقرر کرتے ہوئے حضرت اُم حبیبہؓ کو پیغام نکاح دیا تو انہوں نے خوشی میں پیغام لانے والی لونڈی ابرہہ کو چاندی کے دو کنگن، دو جھانجھریں جو آپؓ کے پاؤں میں تھیں اور پاؤں کی انگلیوں میں پہنی ہوئی چاندی کی انگوٹھیاں سب دے دیں۔(10)

شادی کے بعد ان کی والہانہ محبت میں مزید اضافہ ہوا۔ عشقِ رسول ﷺ کے سامنے ان کے نزدیک دنیاوی رشتوں کی کوئی اہمیت نہ تھی۔ فتح مکہ سے قبل ان کے والد تجدید صلح حدیبیہ کے لئے مدینہ منورہ آئے تو سب سے پہلے اپنی بیٹی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے پاس گئے جب ابوسفیان سرکار دوعالم ﷺ کے بستر پر بیٹھنے لگے تو سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فوراً بستر لپیٹ دیا۔ ابوسفیان نے برہم ہو کر پوچھا، بیٹی! تم نے بستر کیوں لپیٹ دیا؟ کیا تم نے بستر کو میرے قابل نہ سمجھا یا مجھے بستر کے قابل نہ سمجھا؟ سیدہ ام حبیبہؓ نے جواب دیا یہ سرکار دوعالم ﷺ کا بستر ہے۔ اس پر ایک مشرک جو شرک کی نجاست میں ملوث اور آلودہ ہو نہیں بیٹھ سکتا۔(11)

ام المومنین حضرت صفیہؓ آپ پرؐ جان بھی قربان کرنے کو تیار تھیں مرض الموت میں نبی ﷺ کے پاس امہات المومنین جمع ہوئیں تو حضرت صفیہؓ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی ﷺ کاش جو کچھ آپکوؐ ہوا ہے وہ مجھے ہوتا۔(12)

ام المومنین حضرت عائشہؓ بھی آپکےؐ عشق سے سرشار تھیں۔ کبھی راتوں کو بیدار ہوتیں تو آپکوؐ پہلو میں نہ پا کر بے قرار ہو جاتیں۔ 'ام المومنین ام سلمہؓ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ تبرک نبوی ﷺ کے حصول کے لیے بے تاب ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک بار سفر کے دوران نبی ﷺ مہربان نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے اور کلی بھی کی پھر بلالؓ اور ابوموسیٰ اشعریؓ سے فرمایا۔ دونوں یہ پانی پیو اور اپنے منہ اور سینوں پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ۔ دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا۔ اتنے میں ام المومنین ام سلمہؓ نے پردے کے پیچھے سے پکارا کہ تھوڑا پانی اپنی ماں کے لیے بھی رہنے دو۔ انہوں نے پانی بچا کر ان کو بھی دیا۔(13)

بنات النبی ﷺ اور حُبِ رسول ﷺ امہات المومنینؓ کے علاوہ بنات النبی ﷺ کو بھی رسول اللہ ﷺ سے والہانہ محبت تھی۔ آپکیؐ بڑی صاحبزادی حضرت زینب الکبریٰ کے بارے میں حضرت مدرک بن حارث الغامدی بیان کرتے ہیں" :ایک بار میں ایام جاہلیت میں اپنے باپ کے ہمراہ حج کو گیا تو مقامِ منیٰ میں ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے گرد لوگ جمع ہیں۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ وہ گمراہ اور بے دین شخص محمد ﷺ ہے جس نے اپنے خاندانی دین کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ کہہ کر میرے والد اونٹنی پر سوار ہو کر اس مجمع کی طرف گئے۔ میں بھی اونٹنی پر ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ وہاں جا کر میں نے دیکھا کہ آپؐ ان لوگوں کو نصیحتیں فرما رہے ہیں اور وہ آپ پرؐ پتھر پھینک رہے ہیں اور خاک ڈال رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ظالم ایذارسانی کرتے کرتے تھک گئے اور دھوپ کی تپش سے گھبرا کر ہٹ گئے عین اس وقت ایک خوبصورت لڑکی بے قراری سے دوڑی آئی۔ اس کے ہاتھ میں پانی کا ایک پیالہ تھا۔ اس کے کُرتے کا گریباں کھلا تھا۔ اس معصوم لڑکی کو دیکھ کر لوگوں نے بتایا کہ یہ محمد ﷺ کی بیٹی ہے اور اس کا نام زینب ہے"
(14)

عروہ بن زبیرؓ سے روایت ہے :ایک دفعہ آپ ؐراستے میں جارہے تھے کہ کسی شریر نے سرِ اقدس پر بہت سی مٹی ڈالدی، سر انور اور ریش مبارک کے تمام بال آلودہ ہوگئے۔ آپؐ اسی حالت میں گھر تشریف لائے تو آپکیؐ ایک بیٹی پانی لے کر آئی وہ آپکاؐ سر مبارک دھوتی جاتی تھی اور زارو قطار روتی جاتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بیٹی! رو مت۔ پس اللہ تعالیٰ خود تیرے باپ کی حفاظت کرے گا۔"(15)

حضرت فاطمہؓ کو رسول اللہ ﷺ سے بے حد پیار تھا رسول اللہ ﷺ جب بھی ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو آپؓ احتراماً کھڑی ہو جائیں۔ محبت سے ان کا ہاتھ چومتیں اور اپنی نشست پر بٹھاتیں۔(16)

دیگر صحابیاتؓ اور عشقِ رسول اکرم ﷺ تمام صحابیاتؓ کو آپکیؐ ذاتِ پاک سے والہانہ محبت تھی۔ غزوۂ احد کے دن جب یہ افواہ اڑادی گئی کہ حضور اکرم ﷺ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ تو انصار کی ایک عورت نکل کھڑی ہوئی۔ اسکا سامنا پہلے اپنے بھائی، بیٹے، شوہر اور باپ سے ہوا جو سب کے سب شہید ہو چکے تھے۔ اس نے بے تابی سے کہا کہ مجھے دکھاؤ حضور اکرم ﷺ کہاں ہیں؟ تاکہ میں آپکوؐ دیکھ تو لوں۔ جب اس خاتون نے حضور ﷺ کا دیدار کر لیا اور آپکوؐ بخیریت پایا تو اس کے منہ سے نکلا" کل مصیبۃ بعدک جلل" یارسول اللہ! اگر آپؐ بخیریت ہیں تو آپکیؐ سلامتی کے بعد کوئی مصیبت میرے نزدیک وقعت نہیں رکھتی۔"(17)

حفاظت و دفاعِ رسول اکرم ﷺ رسول اکرم ﷺ سے صحابیاتؓ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ غزوات میں حفاظت و دفاع رسول ﷺ کی خاطر جوانمردی سے میدانِ جنگ میں اتر آئیں۔ حضرت ام عمارہ (نصیبہ بنتِ کعب) غزوۂ احد میں اپنی شرکت کے حوالے سے بتاتی ہیں۔" میں اس دِن صبح صبح پانی کی مشک لے کر نکلی اور میدانِ جنگ میں رسول اللہ ﷺ اور آپکےؐ صحابہؓ کے پاس پہنچ کر انہیں پانی پلاتی رہی۔ ابتداء میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی مگر بعد میں جب مسلمانوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ کر خود بھی جنگ میں شریک ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ گرامی کا دفاع کرتے ہوئے تلوار سے دشمنوں کو وہاں سے ہٹانے لگی اور تیر پھینکنے لگی حتیٰ کہ اس دوران مجھے ایک زخم بھی لگ گیا۔" (18)

۲۔ سالمیت کی فکر: صحابیاتؓ کو ہر لمحہ آپکیؐ سالمیت کی فکر رہتی تھی۔ بعض صحابیاتؓ آپکی جہاد سے بخیریت واپسی کے لیے نذر تک مان لیا کرتی تھیں۔" بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں نکلے۔ جب واپس آئے تو ایک سیاہ فام (حبشی) لڑکی آئی اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں نے نذر مانی تھی کہ اللہ آپکوؐ صحیح و سالم لائے گا۔ تو میں آپکےؐ آگے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی۔ سو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :اگر تونے نذر مانی ہے تو بجا، ورنہ نہیں اور وہ دف بجانے لگی" (19)

۳۔ بارگاہِ رسالت میں تحائف پیش کرنا : محبت کا فطری اور لازمی تقاضا ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز محبوب کی خدمت میں پیش کر دی جائے۔ محبت کے اس لازمی تقاضے کے مطابق صحابیاتؓ وقتاً فوقتاً بارگاہِ رسول ﷺ میں مختلف ہدیے و تحائف پیش کر کے اپنی عقیدت و محبت

کا اظہار کیا کرتی تھیں اسی محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے ام اوسؓ نے ایک مرتبہ گھی صاف کر کے ایک ڈبے میں ڈالا اور پھر ہدیۃ اسے بارگاہِ نبوی ﷺ میں شرفِ قبولت کے لیے بھجوا دیا۔

حضرت محمد ﷺ نے اس پر خلوص ہدیے کو قبول کرتے ہوئے ڈبے میں موجودہ گھی لے لیا اور ام اوسؓ کے لیے برکت کی دعا کرتے ہوئے گھی کا ڈبہ واپس بھجوا دیا۔ جب یہ ڈبہ ام اوسؓ کو واپس ملا تو برکت کی خصوصی دعا کی وجہ سے یہ جوں کا توں گھی سے بھرا ہوا تھا۔ انہوں نے گمان کیا کہ شاید نبی اکرم ﷺ نے انکا ہدیہ قبول نہیں فرمایا۔ چنانچہ وہ فوراً بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں۔ ہدیہ قبول نہ ہو سکنے کے گمان کے باعث زار و قطار رو رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے ان کی بیقراری و پریشانی کو دیکھا تو حاضرین سے فرمایا کہ اس بیچاری کو اصل واقعہ سے آگاہ کر دو۔ حاضرین نے اسے گھی کے ڈبے کے پہلے کی طرح بھر جانے کے معجزانہ سبب سے آگاہ کیا تو وہ مطمئن ہو گئیں۔ (20) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے اپنی ایک بیوی سے نکاح کیا اور ان کے پاس تشریف لے گئے تو میری والدہ نے حسیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور۔ پنیر گھی یا آٹا ملا کر تیار کیا جاتا تھا) بنایا اور اسے تانبے کے برتن میں ڈال کر دیا اور کہا کہ اسے حضور ﷺ کے پاس لے جاؤ کہنا کہ میری اماں نے بھیجا ہے۔ وہ آپکوؐ سلام کہتی اور عرض کرتی ہیں کہ ہماری طرف سے یہ تھوڑا سا آپکےؐ لیے ہدیہ ہے۔ یا رسول اللہ! (21) اسی طرح انصار کی ایک خاتون (صحابیہؓ) نے آپسےؐ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپکےؐ لیے کوئی چیز بنوا دوں جس پر آپؐ بیٹھا کریں کیونکہ میرا ایک بڑھئی غلام ہے۔ آپنےؐ فرمایا جیسا تم چاہو۔ (22)

حب رسول ﷺ میں سرشار بعض صحابیاتؓ خود چیزیں بنا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتی تھیں۔ ایک عورت ایک چادر لے کر خدمتِ رسول ﷺ میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ! میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے۔ تاکہ میں اسے آپکوؐ پہناؤں پس رسول اللہ ﷺ نے وہ چادر اس سے لے لی۔ (23)

ذاتِ نبویہ ﷺ سے برکت کا حصول: صحابیاتؓ آپسےؐ وابستہ ہر چیز کو بابرکت سمجھتی تھیں ایک بار نبی کریم ﷺ ام سلیم کے گھر میں دوپہر کو چمڑے کے ایک گدّے پر سوئے۔ آپکوؐ سوتے میں پسینہ آیا پھر آپؐ اس حال میں بیدار ہوئے کہ ام سلیم آپؐ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر جمع کر رہی تھیں۔ پوچھا: اسے کیا کرو گی؟ بولیں میں اس میں سے برکت حاصل کروں گی جو آپسےؐ نکلی ہے۔ (24) ایک بار آپ پھرؐ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ گھر میں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا جس میں پانی تھا۔ آپنےؐ اسے لے کر اس کے منہ سے کھڑے ہو کر پانی پیا" ام سلیمؓ"، نے مشکیزے کا منہ کاٹ لیا اور اسے اپنے پاس محفوظ کر لیا (کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہونٹوں نے چھوا تھا۔ (25)

صحابیاتؓ کا اتباع و اطاعت رسول ﷺ حُبِ رسول ﷺ کا ایک اہم تقاضا اطاعت و اتباع ہے۔ قرآنِ کریم میں بہت سے مقامات پر اطاعت اللہ کے ساتھ اطاعتِ رسول ﷺ کو بھی لازم و ملزوم قرار دیا ہے کہیں پر مومنین کو (أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ) (26) کا درس دے کر کہہ دیا گیا کہ اگر ایسا نہ کیا تو تم اپنے اعمال ضائع کر لوگے۔ کہیں (وَإِن تُطِيْعُوهُ تَهْتَدُوا) (27) اور کہیں (مَّنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ) (28) کہہ کر خالقِ کائنات نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا۔ صحابیاتؓ

حضور اکرم ﷺ کی اطاعت واتباع کی ہر ممکن کوشش کیا کرتی تھیں۔ان کی ہمیشہ یہ خواہش ہوتی تھی کہ کوئی سنت رہ نہ جائے اور کوئی کام حضور ﷺ کے فرمان اور عمل کے خلاف نہ ہو۔یہی وجہ ہے کہ وہ حضور ﷺ کے فرمودات غور سے سنتیں اور ان پر عمل فرماتی تھیں۔ ایک بار حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص دن رات میں بارہ رکعات پڑھ لے تو اللہ جل شانہ اس کو جنت میں محل عطا فرمائیں گے۔ اس ارشاد کے سننے کے بعد بعض صحابیاتؓ نے زندگی میں کبھی بارہ نوافل نہیں چھوڑے۔حجۃ الوداع کے سال حضور ﷺ نے ازواج مطہرات کے ساتھ حج کیا۔پھر فرمایا۔" یہ حج ہے پھر بوریا پڑا رہنا ہے "

ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ (نبی ﷺ کی وفات کے بعد) تمام ازواج مطہرات حج کیا کرتی تھیں مگر حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا حج نہیں کیا کرتی تھیں کہا کرتی تھیں کہ رسول اللہ کے بعد کوئی جانور ہمیں حرکت نہ دے"(29)

رسول اللہ ﷺ کی پسند و ناپسند کا خیال رکھنا : صحابیاتؓ رسول اللہ ﷺ کی پسند و ناپسند کا بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔بنی اسد کی ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی اہلیہ محترمہ سیدہ زینبؓ کے پاس تھی اور ہم ان کے کپڑے گیرو سے رنگ رہی تھیں۔تو اس دوران (جبکہ ہم کپڑے رنگ رہی تھیں) اچانک رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے مگر جب گیرو (سے رنگے کپڑے) دیکھا تو واپس تشریف لے گئے۔یہ دیکھ کر سیدہ زینبؓ جان گئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کام کو ناپسند فرمایا ہے۔جو انہوں نے کیا ہے (یعنی گیرو سے کپڑے رنگے ہیں) تو انہوں نے وہ کپڑے پکڑے اور ان کو دھو ڈالا علاوہ ازیں ہر قسم کی سرخی چھپا دی پھر رسول اللہ ﷺ لوٹ کر تشریف لائے اور جھانک کر دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی لہٰذا اندر تشریف لے آئے"(30)

حضرت عائشہؓ محض اس لیے مہندی نہیں لگایا کرتی تھیں کہ حضور ﷺ کو مہندی کی بو ناپسند تھی۔چنانچہ ایک عورت نے جب حضرت عائشہؓ سے مہندی لگانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا" لا باس بہ" (اسمیں کوئی حرج نہیں) مگر میں خود اس کو ناپسند کرتی ہوں جسکی وجہ یہ ہے کہ میرے محبوب (رسول اللہ ﷺ) اسکی بُو ناپسند فرماتے تھے۔(31)

حضور ﷺ کی لاڈلی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو ایک بار حضرت علیؓ نے سونے کا ایک ہار دیا جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا" !اے فاطمہؓ کیا تم لوگوں سے یہ کہلوانا چاہتی ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی آگ کا ہار پہنتی ہے۔حضرت فاطمہؓ نے اس کو فروخت کر کے اسکی قیمت سے ایک غلام خرید کر آزاد کر دیا۔نبی ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے فاطمہؓ کو آگ سے نجات دی۔" (32) صحابیاتؓ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک یا طرزِ عمل سے آپؐ کی ناپسندیدگی کا اندازہ لگایا کرتی تھیں اور پھر اسکا مداوا کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیشہ اس طرزِ عمل سے باز رہتی تھیں۔آپؐ ایک مرتبہ ایک غزوہ سے واپس آئے تو حسبِ عادت حضرت فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے انہوں نے دروازے پر بطور خیر مقدم عمدہ قسم کا پردہ لٹکا رکھا تھا اور دونوں بچوں کو چاندی کے کنگن پہنا رکھے تھے آپؐ اندر داخل ہوئے پھر واپس لوٹ گئے۔حضرت فاطمہؓ فوراً سمجھ گئیں کہ آپؐ کس وجہ سے اندر تشریف نہیں لائے لہٰذا اسی وقت پردہ ہٹا دیا اور کنگن اتار لیے۔"(33)

رسول اللہ ﷺ سے صحابیاتؓ کی والہانہ عقیدت : نبی ﷺ مہربان کی ذاتِ پاک سے صحابیاتؓ کی والہانہ عقیدت و محبت ان کی رگ رگ میں سرایت کئے ہوئے تھی۔ مرض الموت میں رسول اللہ ﷺ کی تکلیف کی شدت محسوس کرتے ہوئے حضرت فاطمہؓ نے بے ساختہ کہا۔"واکرب ابتاہ" (ہائے ابا جان کی تکلیف) اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج کے بعد تیرے باپ پر کسی قسم کی تکلیف نہ رہے گی (34) اور جب رسول اللہ نے وفات پائی۔ تو رونے لگیں اور فرمایا"یاابتاہ! الی جبرائیل ننعاہ! یا ابتاہ! اجاب دعاہ! یا ابتاہ! جنۃ الفردوس ماوأہ" (35) آپؓ کی تجہیز و تکفین کے بعد جب صحابہ کرامؓ فارغ ہو کر حضرت فاطمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؓ کو تسلی دینے لگے۔ آپؓ نے بے قرار ہو کر حضرت انسؓ سے پوچھا اے انس! رسول اکرم ﷺ کے جسدِ اطہر کو مٹی میں دبا کر تمہارے دل کو کیسے قرار آ گیا۔" (36) حضور اکرم ﷺ کے ساتھ دیگر صحابیاتؓ کی والہانہ عقیدت اور شدتِ محبت کا یہ عالم تھا کہ وصالِ نبوی ﷺ کے بعد جب آپؐ کا پیارا نام ان کی زبان پر آتا یا آپؐ کا تذکرہ ہوتا تو وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکتیں اور آپؐ کی یاد میں زار و قطار رونے لگتیں۔ ام ایمنؓ نے رسول اللہ ﷺ کو گود میں کھلایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر ان کے گھر تشریف لے جاتے آپؐ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے بھی یہ وضع قائم رکھی۔ چنانچہ ایک دن وہ اور حضرت عمرؓ وہاں پہنچے تو ام ایمنؓ ان کو دیکھتے ہی رونے لگیں۔ ان دونوں نے پوچھا؟ روتی کیوں ہو۔ اللہ کے رسول ﷺ کے لیے بہتر یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ سے تقرُب ہو جائے۔ حضرت ام ایمنؓ نے کہا: یہ تو میں بھی جانتی ہوں۔ لیکن صدمہ اس بات کا ہے کہ اب وحی کا آنا بند ہو گیا ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ دونوں پر یہ اثر ہوا کہ بے ساختہ ان کے ساتھ رونے لگے۔ (37) بعض صحابیاتؓ ایسی بھی تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کا صدمہ برداشت نہ کر سکیں۔ ایک عورت حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: مہربانی فرما کر حضور اقدسؐ کے مزار مبارک سے پردہ ہٹا کر مجھے زیارت کروادیجئے۔ حضرت عائشہؓ نے پردہ ہٹایا تو اس عورت پر گریہ طاری ہو گیا اور اتنا روئیں کہ روح پرواز کر گئی۔ (38) رسول اللہ ﷺ کی محبت صحابیاتؓ کی رگ رگ میں سرایت کئے ہوئے تھی اور آپؐ کے رحلت فرمانے کے بعد بھی ان کے دِل آپؐ کی یاد میں بے قرار رہتے تھے۔ زید بن اسلم سے روایت ہے کہ ایک رات حضرت عمرؓ مدینہ کی گلیوں میں نکلے۔ ایک گھر میں چراغ جلتے دیکھا، وہاں ایک عورت اون دھن رہی تھی اور یہ اشعار پڑھ رہی تھی۔

علی محمد صلا ۃ لابرار		صلی علیه الطیون الاخیار
قد کنت قواما بکا ئ با الاسحار		یالیت شعریاوالمنای ااطوار
	هل تجمعنی وحبیبی الدار.....(39)	

نیک اور پاک لوگوں کا درود و سلام حضور ﷺ پر ہو۔ پاک لوگ اور نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ ساری رات عبادتِ الٰہی میں کھڑے ہونے والے اور سحری کے وقت گریہ وزاری کرنے والے تھے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ

موتیں کس طرح مختلف ہوتی ہیں۔ کیا کوئی ایسا وقت آئے گا جب میں اور میرا محبوب (رسول اللہ ﷺ) ایک مکان میں جمع ہوں گے۔ "حضرت عمرؓ اس عورت کے اشعار سن کر رونے لگے۔

الغرض یہ کہ صحابیات محبوب رب العالمین سے والہانہ عشق کرتی تھیں۔ اور اس بے پناہ محبت کا اظہار انہوں نے آپ ﷺ کی اطاعت واتباع کی صورت میں کیا۔ اور پھر اسکا صلہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے انھیں اپنی رضا اور اخروی کامیابی کی صورت میں دیا۔

حوالہ جات وحواشی:

1 ۔ التوبۃ، ۹:۲۴

2 ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول ﷺ من الایمان (حدیث:۱۵) ص، ۶: الجامع الصحیح للمسلم، کتاب الایمان، باب وجوب محبۃ رسول اللہ ﷺ۔۔۔ (حدیث۔۷۰) ص، ۴۱

3 ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان، باب حلاوۃ الایمان (حدیث:۱۶) ص ۶: الجامع الصحیح للمسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف بھن وجد حلاوۃ الایمان، (حدیث:۱۶۵) ص ۴۰

4 ۔ المواہب اللدنیہ ۲۷۳[4]/۳

5 ۔ کتاب الشفاء، باب فی لزوم محبۃ، فصل فی معنی المحبۃ للنبی ﷺ و حقیقتہا، ۲۰/۲

6 ۔ شرح صحیح مسلم، ۱۳۴/۱

7 ۔ حیاۃ سید العرب و تاریخ النھضۃ الاسلامیہ مع العلم والمدینۃ، ۲۔۱۹۴/۱، ۱۹۳

8 ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الھبۃ فضلھا والتحریص علیھا، باب ھبۃ المراۃ لغیر زوجھا۔۔(حدیث:۲۵۹۳)ص ۔۴۱۹: الطبقات الکبریٰ، ۲۶۹/۸ الاستعیاب ۔۔۔ ۴۳۲/۴

9 ۔ الطبقات الکبریٰ، ۲۹۶/۸، ۲۹۵: الاصابۃ ۱۵۳/۸:المستدرک، ۲۵/۴

10 ۔ الطبقات الکبریٰ، ۲۹۲/۸: المستدرک ۲۴/۴، التبیین فی انساب القرشیین، ص ۸۱

11 ۔ الطبقات الکبریٰ، ۲۹۴/۸، صفۃ الصفوۃ، ۴۶/۲

12 ۔ الطبقات الکبریٰ، ۳۰۹/۸

13 ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ الطائف فی شوال سنۃ ثمان (حدیث:۴۳۲۸) ص، ۷۳۲

14 ۔ الآحادوالمثانی، ۳۷۴/۵: الاستعیاب ۴۳۷/۳: اسدالغابۃ، ۳۴۰/۴

15 ۔ السیرۃ النبویۃ لابن ہشام، ۲۰/۲: تاریخ الامم والملوک، ۲۵۱/۲: الخصائص الکبریٰ ص ۱۴۸

16 ۔ الشریعۃ، ۲۷۸/۳: الاستعیاب، ۴۵۰/۴، سیر اعلام النبلا، ۱۱۷/۲

17 ۔ سبل الھدیٰ، ۴۳/۱۱، کتاب الشفاء، ۱۵/۲

18 ۔ الطبقات الکبریٰ، ۴۴۱/۸، ۴۴۰:الاصابۃ، ۴۴۲/۸

19 ۔ الجامع للترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب، حفص عمر بن خطاب، (حدیث:۳۹۵۵) ص، ۵۱۲

20 ۔ اسدالغابۃ، ۵۱۷/۵: الاصابۃ ۳۵۹/۸

[21] ۔ (حدیث:۳۵۰) ص ۹۱۷: الجامع للترمذی، ابواب التفسیر، تفسیر سورۃ احزاب (حدیث:۳۲۱۸)، ص، ۷۳۰

[22] ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب البیوع، باب النجّاری، (حدیث:۲۰۹۵)ص۔۳۳۶

[23] ۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب البیوع، (حدیث:۲۰۹۳) ص، ۳۳۶

[24] ۔ الطبقات الکبریٰ، ۴۴۸/۸، المعجم الکبیر، ۱۱۹/۲۵

[25] ۔ الطبقات الکبریٰ، ۴۴۸/۸

[26] ۔ محمد، ۴۷:۳۳

[27] ۔ النور 23: ۵۴

[28] ۔ النساء ۸۰:۴

[29]۔ الطبقات الکبریٰ، ۲۷۰/۸، موسوعۃ حیاۃ الصحابیات، ص ۴۰۹

[30] ۔ السنن لابی داود، کتاب اللباس، باب فی الحمرۃ (حدیث: ۴۰۷۱) ص ۵۲۰: الآحاد والمثانی، ص ۶۷۷

[31] ۔ السنن لابی داود، کتاب الترجل، باب فی خضاب النساء (حدیث:۴۱۶۴) ص ۵۸۵

[32] ۔ المستدرک، ۱۶۵/۳، سیراعلام النبلا، ۱۳۳/۲

[33] ۔ سیر اعلام النبلا، ۱۲۳/۲

[34] ۔ السنن لابن ماجہ، (حدیث:۱۶۲۹) ص، ۲۳۳

[35] ۔ السنن لابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکرو فاتہ (حدیث:۱۶۳۰) ص ۲۳۳: المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، ۴۸۳/۲

[36] ۔ المنتظم، ۴۸۳/۲، اسد الغابۃ، ۵۲۴/۵، صفۃ الصفوۃ، ۸۵/۱

[37] ۔ السنن لابنِ ماجہ، ابواب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ (حدیث: ۱۳۳۵

[38] ۔ کتاب الشفاء: ۱۶/۲

[39]۔ کتاب الشفاء، ۱۵/۲: سبل ۴۳/۱۱، المواهب اللدنیہ، ۳۰۷/۳

مصادر و مراجع:

بن ابی عاصم (م ۲۸۷ھ)، الآحاد والمثانی، دار الرایۃ، السعودیۃ، الریاض، ۱۹۹۱ء

ابن اثیر، عزالدین، ابی الحسن، علی ابی المکرم (م ۶۳۰ھ) اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۹۹۴ء

ابن الجوزی، صِفۃ الصفوۃ، مطبعۃ دار المعارف، مدینۃ منورۃ ۱۳۵۵ھ

ابن الجوزی، المنتظم فی التواریخ الملوک والامم، دار الفکر، بیروت، لبنان ۱۹۹۵ء

ابن حجر العسقلانی، احمد، (م ۸۵۲ھ)، الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، مکتبۃ الکلیات الازھریۃ، الازھر ۱۹۶۸ء، مکتبۃ المثنی، بغداد ۱۳۲۸ھ دار الکتب العلمیۃ ۱۹۹۵ء

ابن سعد، محمد منیع الزھری (م ۲۳۰ھ) الطبقات الکبریٰ، دار الحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۹۵۸ء، ۱۹۹۶ء

ابن عبد البر، الاستعیاب فی معرفۃ الاصحاب، دار الجیل بیروت، ۱۹۹۲ء، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۵ف ۱۹۹ء

ابن قدامہ، المقدسی، موفق الدین ابی محمد عبد اللہ بن احمد (م ۶۲۰ھ)، التبیین فی انساب القرشیین، عالم الکتب، مکتبۃ النھضۃ العربیۃ، بیروت، ۱۹۸۸ء

ابن ماجہ، ابو عبد اللہ، محمد بن یزید (م ۲۷۳ھ)، السنن، دار السلام، الریاض، ۱۹۹۹ء

ابن ھشام، عبد الملک (م ۲۱۸ھ)، السیرۃ النبویۃ، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۱۹۳۶ء، ۱۹۹۵ء

البخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، (م ۲۵۶ھ) الجامع الصحیح، دار السلام، الریاض، ۱۹۹۹ء

ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث بن اسحاق الازدی (م ۲۷۵ھ)، السنن، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۹۹۹ء
الترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، الامام (م ۲۷۹ھ) الجامع، دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض، ۱۹۹۹ء
الا جری، محمد بن الحسین (م ۳۶۰ھ)، الشریعۃ، مؤسسۃ قرطبۃ، ۱۹۹۶ء
حاکم النیشابوری، محمد بن عبداللہ، (م ۴۰۵ھ) المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۶ء، دار الفکر، ۲۰۰۲ء، ۱۴۲۲ھ
حسین عبداللہ بالسلامۃ، حیاۃ سید العرب و تاریخ النھضۃ الاسلامیۃ مع العلم والمدینۃ، مؤسسۃ علوم القران، ۱۹۹۲ء
الذھبی، ، سیر اعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت دار الکتب العلمیۃ، ۱۹۹۵ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۹ء
السیوطی، جلال الدین عبدالرحمن ابی بکر (م ۹۱۱ھ)، الخصائص الکبری، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ۱۹۹۴ء
الطبرانی، ابی القاسم، سلیمان بن احمد (م ۳۶۰ھ)، المعجم الکبیر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، ۲۰۰۲ء
الطبری، محمد بن جریر (م ۳۱۰ھ) تاریخ الامم والملوک، مؤسسۃ العلمی للمطبوعات، بیروت، لبنان، ۱۹۹۸ء
القاضی عیاض بن موسیٰ، الاندلسی، (م ۵۴۴ھ) الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، دار الکتب العلمیۃ
القسطلانی، احمد بن محمد (م ۹۲۳ھ)، المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ، المکتب الاسلامی، ۱۹۹۱ء
محمد سعید بیض، موسوعۃ حیاۃ الصحابیاتؓ، مکتبۃ الغزالی، ۱۹۹۰ء،
مسلم بن حجاج القشیری (م ۲۶۱ھ) الجامع الصحیح، دار السلام، الریاض، ۲۰۰۰ء